عورت کے لئے سر کے بالوں کو کاٹنا

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کیلیے بالوں کے سروں کو کاٹنا کیسا ہے۔ عورت کیلیے بھنوؤں (آبرو) کے درمیان بالوں کے نکالنے کا کیا حکم ہے۔ سونے چاندی کے علاوہ باقی دھاتوں کے زیورات کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد

آپ کا سوال تین حصوں پر مشتمل ہے، جن کا ترتیب وار جواب درج ذیل ہے : ۱۔ مسلمان عورتوں کے لیے سر کے بال لمبے رکھنا واجب ہے اور بلا عذر وضرورت مونڈوانا یا کٹوانا حرام ہے۔ سعودی عرب کے مفتی عام فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ فرماتے ہیں : "عورتوں کے لیے سر کے بال مونڈنا جائز نہیں ہے، کیونکہ امام نسائیؒ نے اپنی سنن میں حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ (نهى رَسُولُ اللهِ أن تَحلِقَ المَرأَةُ رَأسَها) (سنن النسائی : ۵۰۵۲) "نبی کریم ﷺ نے عورت کو سر مونڈنے سے منع کیا ہے۔ ان احادیث میں نبی کریم ﷺ سے نہی ثابت ہو چکی ہے اور نہی تحریم پر دلالت کرتی ہے اگر اس کی کوئی روایت معارض نہ ہو۔ ملا علی قاری "المرقاة شرح مشکوٰۃ" میں فرماتے ہیں : "عورت کے لیے سر کے بال مونڈنا اس لئے حرام ہے، کہ عورتوں کی پینڈھیاں ہیئت اور حسن وجمال میں مردوں کی داڑھی کی مانند ہیں۔ (مجموع فتاویٰ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم : ۲/۴۹) اگر مقصد زینت کے بغیر فقط ضرورت کی وجہ سے بال کاٹے جائیں مثلاً زیادہ لمبے ہو جائیں اور ان کو سنوارنا مشکل ہو جائے وغیرہ تو بقدر ضرورت کاٹ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ترک زینت اور لمبے بالوں سے استغنائیت کی بنا پر بعض اُمہات المومنین ایسے کر لیا کرتی تھیں۔ اگر بال کاٹنے کا مقصد کافر وفاسق عورتوں یا مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہو تو بلاشک یہ حرام عمل ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عمومی طور پر کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد) اور اگر مقصد زیب وزینت ہو تو غالب امکان یہی ہے کہ یہ عمل تب بھی ناجائز ہے۔ الشیخ محمد امین الشنقیطی، اضواء البیان میں فرماتے ہیں : متعدد مسلم ممالک میں عورتوں کا اپنے سر کے بالوں کو جڑوں کے قریب تک کاٹ لینے کا جو رواج عام ہو چکا در حقیقت یہ فرنگی طرز زندگی ہے جو مسلمان عورتوں اور اسلام سے قبل عرب عورتوں کے طریقہ کے خلاف ہے، یہ رواج ان عمومی انحرافات میں سے ہے جو دین، تخلیق، اخلاق اور کردار کو متاثر کر رہا ہے۔ پھر اس حدیث (أنّ أزْوَاجَ النَّبِيِّ يَأخُذْنَ مِنْ رُؤُوسِهِنَّ حَتَّى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ) (صحیح مسلم : ۳۲۰) "بے شک نبی کریم ﷺ کی بیویاں اپنے سروں کے بال کاٹ لیتی تھیں حتیٰ کہ کانوں تک لمبے ہو جاتے۔" کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ازواج مطہرات نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اپنے بالوں کو کاٹا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں وہ زیب وآرائش کیا کرتی تھیں اور ان کی زینت میں سب سے خوبصورت چیز اُن کے بال ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ان کے لئے خاص حکم ہے جس میں دنیا کی کوئی عورت ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتی اور وہ حکم خاص ان کی نکاح کی اُمیدوں کا یکسر ختم ہو جانا ہے اور کسی غیر سے شادی کرنے سے مایوس ہو جانا ہے۔ آپ ﷺ کی موت کے بعد وہ گویا کہ معتدات (عدت گزارنے والیاں) تھیں۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے : وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا (الأحزاب : ۵۳) "نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی وقت بھی آپ ﷺ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔" مردوں سے بالکل مایوسی بسا اوقات زینت سے متعلقہ بعض چیزوں کی حلت کی رخصت کا سبب بن جاتی ہے، جو اس سبب کے علاوہ حلال نہیں ہو سکتیں۔ (أضواء البیان : ۵۹۸/۵ تا ۶۰۱) عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بالوں کی حفاظت کرے، ان کو پوری توجہ دے اور ان کی پینڈھیاں بنالے، بالوں کو سر پر یا گدی کی جانب جمع کر لینا جائز نہیں ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ مجموع الفتاویٰ : ۲۲/۱۴۵ میں فرماتے ہیں : جیسا کہ بعض آبرو باختہ کرتی ہیں کہ کندھوں کے درمیان لٹکتی ہوئی ایک ہی پینڈھی بنا لیتیں ہیں۔ سعودی عرب کے مفتی شیخ محمد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ : "عصر حاضر کی بعض مسلمان خواتین نے جو رواج اپنایا ہوا ہے کہ سر کے تمام بالوں کو کنگھی کر کے (دائیں یا بائیں) ایک ہی جانب کر لینا، گدی کی جانب بالوں کو جمع کرنا یا فرنگی عورتوں کی مانند سر پر بالوں کو جمع کر لینا، یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : (صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، مَائِلَاتٌ، رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا) (صحیح مسلم : ۲۱۲۸) "اہل جہنم کی دو قسموں کو میں نے دیکھا۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے، دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، میل ہونے والیاں اور میل کرنے والیاں، ان کے سر دبلے پتلے بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند ہوں گے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو کو پائیں گی۔ باوجودیکہ اس کی خوشبو لمبی مسافت سے محسوس کی جاسکے گی۔" بعض علماء نے اس قول (مائلات ممیلات) کی تفسیر 'ٹیڑھی مانگ نکالنا' کی ہے جو فواحشہ کی علامت ہے اور فرنگیوں کی نشانی ہے اور مسلمان عورت کے لئے ان کے نقش قدم پر چلنا جائز نہیں ہے۔ (مجموع فتاویٰ : ۲/۴۲، وانظر : الایضاح والتبیین للشیخ حمود التویجري، ص ۸۵) ۲۔ مسلمان عورت پر اپنے ابرؤوں کے بالوں کو مونڈنا، کاٹنا یا بال صفا جیسے کیمیکل سے سارے یا کچھ بال ختم کرنا حرام ہے، کیونکہ یہی وہ عمل نمص ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے، اور ایسا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے : (لَعَنَ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ) (صحیح ابن حبان : ۵۴۸۰) "نبی کریم ﷺ نے بال اکھڑوانے والی اور اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔" ۳۔ عورت کے لئے سونے اور چاندی سمیت ہر دھات کے زیورات پہننا جائز ہے، جس پر علماء کا اجماع ہے، لیکن غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے زیورات کو ظاہر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کو چھپا کر رکھے خصوصاً جب گھر سے باہر نکلے، کیونکہ اس میں فتنے کا ڈر ہے، عورت کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے خفیہ زیورات کی آواز کوئی غیر محرم سنے۔ ارشاد ربانی ہے : وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ (النور : ۲۴) "اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے" لہٰذا ظاہر زیورات کیسے جائز ہو سکتے ہیں؟ ہذا ما عندي

واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ